اتحاد

لسان الہند مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی

شورِ ناقوسِ کلیسا ہو کہ آوازِ اذاں   شعلے ہوں آتش کدے کے یا صلیبوں کے نشاں
مختلف انداز سے کہتے ہیں اس کی داستاں   راز اصلی جان لیں یہ ملتوں کے رازداں
نور پیدا ہو رہے ہیں ایک ہی تنویر سے
اتنی تصویریں کھنچی ہیں ایک ہی تصویر سے

آئینے چاروں طرف لیکن مقابل ایک ہے   راستے ہر سمت لیکن حدِ منزل ایک ہے
محفلیں کثرت سے لیکن میرِ محفل ایک ہے   گرمیٔ ہنگامہ افروزی کا حاصل ایک ہے
اک تجلی ہے فقط کثرت میں وحدت آفریں
ہر طرف ہے جلوہ گر وہ شاہدِ تنہا نشیں

ایک دریا جس کے ہر قطرے سے طوفاں کا ظہور   ایک صحرا جس کے ہر ذرّے سے طلعت کا وفور
ایک رخ ہر جلوہ جس کا روکشِ صد برقِ طور   ایک سورج جس کی کرنیں منبعِ سیلابِ نور
ایک منعم جس کے آگے سرنگوں شاہ وفقیر
ایک مرجع جس کی جانب پھر رہا ہے ہر ضمیر

مدعا ہے ایک لیکن سب کا افسانہ جدا   ایک ہی ساقی ہے لیکن سب کا میخانہ جدا
ایک ہی بادہ ہے لیکن سب کا پیمانہ جدا   اپنے اپنے رنگ میں ہر ایک دیوانہ جدا
کوئے عشق است ایں کہ در ہر گام صد عاقل گم است
تا قیامت جاں فراموش است وایں جادل گم است

وہم باطل ہو نہ عقل تفرقہ پرداز ہو   ملتیں مٹ جائیں دل سرمایۂ صد ناز ہو
ساز نیرنگ جہاں اے کاش ایسا ساز ہو   مختلف پردے ہوں لیکن ایک ہی آواز ہو
پھر وہی صبحِ ازل آئینہ دکھلائے ہمیں
دل چمک اٹھیں وہی صورت نظر آئے ہمیں

آستان غیر پر فکر جبیں سائی نہ کر		دیکھ ہر شئے میں اسے برباد بینائی نہ کر
خاک کے ناچیز پتلے کار فرمائی نہ کر		کام لے دل سے زیادہ عقل آرائی نہ کر

در چراغِ حکمت از مغز خود روغن مکن
جُز بہ نورِ عشق راہِ معرفت روشن مکن

مدعا مذہب کا ہے اس خالقِ یکتا کی یاد		مذہبی تعلیم سکھلاتی نہیں ہم کو فساد
قومیت کا بیخ کن ہے باہمی بغض وعناد		اتحاد الاتحاد الاتحاد الاتحاد

زندگی کے دن گزارو صلح کن تدبیر سے
اور سبق لو اپنے قصرِ جسم کی تعمیر سے

اتحاد باہمی دیتا ہے ہم کو یہ پیام		چار دیوارِ عناصر سے ہے قائم یہ نظام
ہو گئے اضداد باہم جب ہوا یہ انتظام		قصرِ تن کی یہ عمارت ورنہ رہتی ناتمام

چاہئے ہے ہم کو نیک و بد میں اپنے کچھ تمیز
دور کیوں جائیں سبق لیں اپنی ہستی سے عزیزؔ

مدحِ امام ہشتمؑ

بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی صاحبہ

ہر طرف ہے روشنی کی بات اب		بن گئی ہے زندگی کی بات اب
آٹھواں ہادیؑ جہاں میں آگیا		بڑھ گئی عشق علیؑ کی بات اب
ہر جگہ شیریں بیانی کا ہے شور		کیسے سن لے کوئی پھیکی بات اب
کب خبر دی تھی نبیؐ نے آج کی		ہو گئی پوری کبھی کی بات اب
دشمنی کی بات سے کیا فائدہ		کیجئے تو دوستی کی بات اب
جس گلی سے زندگی تقسیم ہو		کیجئے ایسی گلی کی بات اب
مر رہی ہوں اب تو اہلبیتؑ پر		موت میں ہے زندگی کی بات اب
صرفِ مدحت پھر ندیؔ الہندی ہوئی		کر رہی ہے اپنے جی کی بات اب